www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ

حافظ نذر احمد؛ قرآنِ کریم کا ایک اَن تھک خادم

حافظ نذر احمد اگست ۱۹۱۹ء میں جب پہلی جنگِ عظیم کے شعلے بجھ چکے تھے، الحاج ضمیر احمد شیخ کے ہاں، نگینہ ضلع بجنور، یوپی بھارت میں پیدا ہوئے۔ علاقہ کے معروف اور جید حافظ اور اپنے حقیقی ماموں نیاز احمد سے حفظِ قرآن اور برصغیر کے چوٹی کے پانچ قراء میں سے قاری محمد سلیمان سے تجوید پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۳۵ء میں لاہور میں نقل مکانی ہوئی اور اس طرح یہ نگینہ لاہور میں فٹ ہوگیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے فاضل اُردو اور فاضل فارسی کے علاوہ انگریزی میں گریجویشن کی۔ آغا بیدار بخت اور جناب شادان بلگرامی اس دور کے اساتذہ ہیں۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید کے سلسلے میں مولانا احمد علی لاہوری اور علامہ علاؤالدین صدیقی (وائس چانسلر) سے فیض پایا۔

تدریس: کا سلسلہ ایک مکتب کی پہلی جماعت کے طلبہ سے شروع کیا اور یونیورسٹی تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ اسلامیہ کالج لاہور میں ۱۹۴۴ء تا ۱۹۵۷ء (تیرہ سال) بطورِ لیکچرار علومِ اسلامیہ فیض پہنچایا۔

شبلی کالج: قیامِ پاکستان کے وقت غریب، ملازمت پیشہ افراد کے لیے سرحد سے لاہور تک کوئی درسگاہ نہ ہونے کی وجہ سے چوک گڑھی شاہو لاہور میں ۱۹۴۸ء میں اپنے ہم زلف عبدالسلام قریشی کے ساتھ مل شبلی کالج قائم کیا۔ صبح انٹر کالج تک اور شام کو بی اے تک کلاسز کا آغاز درسِ قرآن سے ہوتا۔ تقریباً نصف صدی/۱۹۹۵ء تک ہزاروں طلبہ وطالبات نے اللہ کے فضل سے استفادہ کیا۔ کالج میں حافظ صاحب فیس کبھی گن کر نہ لیتے، لیکن پیسے کبھی بھی کم نہ نکلے۔ بک بنک بنایا جس سے مستحق طلبہ کی کتب کی ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔

خطابت: ایک سال بھیرہ (سرگودھا) میں نوجوانوں کے لیے اصلاحی پروگرام کامیابی سے خطابت کے ساتھ انجام دیا۔ لاہور سٹیشن کے ساتھ آسٹریلیا مسجد میں صلوٰۃ تراویح کے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی بار خلاصہ تعلیماتِ قرآن کے نام سے ۴۰ منٹ بیان ہوتا، حاضری بھرپور ہوتی اور یہ کتابی صورت میں شائع بھی ہوا اور مقبول بھی۔ مسجد شاہ چراغ ہائی کورٹ میں علامہ علاؤ الدین صدیقی کے پہلے نائب خطیب بنے، پھر ان کی صحت کی خرابی تک مستقل خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ یہاں عالمی ادارہ تبلیغ اسلام کا قیام عمل میں آیا۔ جمعیتِ اسلامیہ کی طرف سے متعدد چھوٹے بڑے انگریزی اُردو رسالے شائع ہوئے۔

سیاسی زندگی: حافظ صاحب ۱۹۴۱ء میں اسلامیہ کالج میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سیکرٹری مقرر ہوئے اور مارچ ۱۹۴۱ء میں کالج گراؤنڈ میں 'دو روزہ پاکستان کانفرنس' کے آفس سیکرٹری تھے جس میں قائد اعظم نے ولولہ انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب نے امرتسر، فیصل آباد اور فیروز پور اضلاع میں انتخابی دورے کئے۔ جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا شبیر احمد عثمانی نے آپ کو صوبہ پنجاب کا نائب ناظم مقرر کیا۔

ادارہ اصلاح و تبلیغ کے ذریعے مہاجرین کی آباد کاری اور اُنہیں ضروری اشیا مہیا کرنے کے علاوہ ملازمتیں دلوانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

شہری دفاع: آپ نے ملٹری ٹریننگ حاصل کی۔ شہری دفاع میں بطور ہیڈ وارڈن خدمات انجام دیں۔ رائفل کلب محمد نگر میں باقاعدہ نشانہ بازی کی تربیت کا اہتمام کیا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں شبلی کالج کے طلبہ کو شہری دفاع کی تربیت دلوائی جنہوں نے کھیم کرن کے محاذ پر قابل قدر رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ کشمیری مہاجرین کی بے سروسامانی میں بھرپور خدمت کی۔ تین قسطوں میں پانچ ٹرکوں میں لاکھوں روپے کا سامان میرپور کے نواح میں کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہوئے مہاجروں کو لباس، بستروں، سامان خوردونوش، برتنوں سمیت ضروری سامان پہنچایا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ کے کالج کے طلبہ نے اساتذہ سمیت فوجیوں کو محاذ پر تحائف کے پیکٹ سامان ضروریات کے علاوہ قلم اور پوسٹ کارڈ بھیجے جسے اُنہوں نے انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔

نیکی میں تعاون: حافظ نذر احمد کا زندگی بھر اس آیت پر عمل رہا: تعاونوا علی البر والتقویٰ۔ اختلاف کی صورت میں کھلی مخالفت کی بجائے خاموشی اختیار کر لیتے۔ مولانا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مودودی کے دارالسلام پٹھان کوٹ سے آنے جانے کے وقفے کے دوران لاہور میں ڈیڑھ سال مدرسہ، مسجد، ماہانہ رسالہ اور دارالاقامہ کی نگرانی کرتے رہے۔ اسلامی مشن سنت نگر کے نائب صدر، ہومیوپیتھک ٹرسٹ کے وائس چیئرمین، چوہدری رحمت علی میموریل ٹرسٹ، جنرل کونسل انجمن حمایت اسلام اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ سنٹر لاہور کے ممبر رہے۔ تعلیم القرآن سوسائٹی سمن آباد اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کراچی، ادارہ اشاعتِ علوم اسلامیہ ملتان کے علاوہ صدیقی ٹرسٹ کراچی کے ساتھ خصوصی تعاون کرتے رہے۔

حج و عمرہ کی سعادت: چھ سات بار حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی۔ متعدد بار عالمی تنظیم 'رابطہ عالم اسلامی' مکہ مکرمہ کی دعوت پر یہ سعادت ملی۔ الحمدللہ حافظ صاحب کے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے علاوہ رابطہ سے تعاون اور عالمی سطح پر اشاعتِ اسلام کے مقاصد کے لیے ایک حد تک مثبت نتائج بھی برآمد ہوئے۔

ایک بھٹکی ہوئی اماں کو جو بے چاری اَن پڑھ تھی، اس کو بڑی مشقت سے ہمراہ لے کر معلّم تک پہنچایا کہ یہ بھی دراصل ایک سنت پر عمل کا ثبوت تھا۔ حرم کعبہ میں آسان ترجمہ کے حوالے سے کچھ تحریر فرما رہے تھے۔ گزرتے ہوئے ایک عرب شیخ کے استفسار پر بتایا تو اُس نے جیب سے گنے بغیر کافی ریال نکال کر دے دیئے۔ حافظ نذر احمد نے چندہ لینے سے معذرت چاہی تو کہا: "اس مشن میں میری طرف سے اللہ کی رضا کے لیے سیاہی کے لیے ہی قبول فرمالیجئے کہ نجات کا ذریعہ بن جائے۔"

فتح الحمید: مولانا عبدالحمید کا ترجمہ قرآن آپ نے جدید ترتیب کے ساتھ سطر بہ سطر کیا جسے انجمن حمایت اسلام، لاہور نے شائع کیا۔

طب نبوی ﷺ میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ

> "حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ تو صاحبِ وحی تھے، میں نے موضوع سے متعلق ہر حدیث اس لالچ سے چن لی ہے کہ معلوم نہیں کون سی بات کس کے دل میں اُتر جائے اور ذریعہ ہدایت بن جائے اور یہی بات اپنی نجات کا ذریعہ قرار پائے۔ نیز آپ ﷺ کے معالجات کی افادیت اور ان کے تیر بہدف ہونے میں کسی شک وشبہ کی ہرگز گنجائش نہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق و فرائض کتاب کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"کئی سال پہلے کی بات ہے، مئی جون ۱۹۵۷ء کی کوئی تاریخ تھی کہ صحن کعبہ میں بیٹھے ہوئے ایک نیک دل بزرگ نے حقوق و فرائض کے موضوع پر کچھ لکھنے کی تحریک دی۔ کئی سال گذر گئے۔ الحمدللہ رُبع صدی قبل اس تحریک پر عمل ہوا، ستمبر ۱۹۸۰ء میں تیرہ ماہ کے بعد ۵۱ عنوانات پر مشتمل کتاب وجود میں آئی۔ یہ الفاظ بھی "حررّہ في بیت الله الحرام" تھے۔

ادارہ تنظیمات اشاعت اسلام کے قیام کے سلسلے میں چودھری عبدالعزیز چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ہاں جمع ہوئے تو حافظ صاحب نے سیکرٹری بننے سے معذرت کی اور قرعہ فال میرے نام پڑا، اللہ قبول فرمائے۔ اس موقع پر آپ نے تعلیم القرآن کورسز کے سلسلے میں اظہار کیا کہ میرے اکیلے ناتواں کندھوں پر بوجھ ہے۔ چودھری عبدالعزیز مرحوم نے خواہش کی کہ پروفیسر صاحب آپ تعاون فرمائیں۔ الحمدللہ جیلوں سمیت تعلیم القرآن کورسز کی مارکنگ کا کام اللہ نے مجھ ناچیز سے رُبع صدی سے زیادہ لیا۔ آج کل حافظ نذر احمد کے قائم مقام ان کے فرزند ڈاکٹر فاروق احمد اور میرے قائم مقام شیخ عبدالرحمٰن ہیں۔ اللہ اُنہیں ہمت دیئے رکھے اور اخلاص بخشے۔

ریڈیو میں بے شمار عنوانات پر آپ کے پروگرام اشاعت قرآن کے سلسلے میں نشر ہوئے۔ وقت کی بہت قدر کرتے۔ ایک صاحب نے حدیث کے حوالے سے کوئی کام کروانا چاہا۔ معذرت کے باوجود وہ مصر رہے تو حافظ صاحب نے ۴ ماہ کا وعدہ کیا۔ وہ حیران ہوئے کہ چھوٹے سے کام کے لیے چار ماہ؟ حافظ نذر احمد نے فرمایا کہ نظام الاوقات کا جائزہ لینے سے پتہ چلا کہ دس منٹ روزانہ دے سکوں گا، لہٰذا چار مہینے کے بعد آیئے۔ وہ چار ماہ بعد آئے تو کام تیار تھا۔

اتحادِ اُمت کے داعی: حافظ صاحب اتحادِ اُمت کے داعی تھے۔ فرقہ وارانہ اختلافات کم کرنا بلکہ بالکل ختم کرنا ان کا اہم ہدف تھا۔ اس سلسلے میں اُنہوں نے کئی بار علما کے اجلاس اپنے گھر بلائے۔ سب نے مل کر کھانا بھی کھایا اور نماز بھی اکٹھے باجماعت ادا کی۔

آسان ترجمہ قرآن کریم: حافظ صاحب نے ترجمہ اور تسوید و ترتیب کے بعد نظر ثانی کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مولانا عزیز زبیدی مدیر مجلّہ اہل حدیث لاہور، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی اور مولانا عبد الرؤف ملک خطیب جامع آسٹریلیا لاہور سے درخواست کی۔ پانچ چھ پاروں کے بعد مولانا عزیز زبیدی اور مفتی محمد حسین نعیمی نے اپنی اپنی علالت کی وجہ سے معذرت کی تو حافظ صاحب نے مولانا پروفیسر مزمل احسن شیخ، مولانا محمد سرفراز نعیمی الازہری اور مولانا سعید الرحمٰن علوی کو بھی اس پینل میں شامل کرلیا۔ راقم الحروف کو انہوں نے فرمایا کہ کسی اہل حدیث عالم سے نظر ثانی کی درخواست کریں۔ میں نے سیدی حافظ صلاح الدین یوسف اور بعدہ برادر حافظ عبد الرحمٰن مدنی سے درخواست کی لیکن ان دونوں کی معذرت پر حافظ صاحب نے مجھے حکم دیا۔ میں نے اپنی کم مائیگی اور کم علمی کی بنا پر بیڑہ اُٹھانے سے بچنا چاہا لیکن آپ نے فرمایا: بس آپ نے ہی یہ فرض انجام دینا ہے۔ الحمد للہ کہ بندہ عاجز نے اللہ کی توفیق سے نظر ثانی کے بعد نظر ثالث کے فرائض بھی انجام دیئے، اللہ قبول فرمائے۔ وما توفیقي إلا بالله علیه توکلت وإلیه أنیب!

اس پینل میں سے مولانا ملک عبد الرؤف اور بندۂ عاجز خادم العلم والعلماء محمد مزمل احسن کے علاوہ سبھی اللہ کے حضور پہنچ گئے ہیں۔ اللہ ہم سب کو جنت الفردوس میں اپنا اور اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا قُرب اور دیدار ہمیشہ کے لیے عطا فرمائے۔ آمین

حافظ صاحب کا جنازہ ہفتہ، ۴ ستمبر ۲۰۱۱ء کو اُن کے بیٹے محمد احمد (ریٹائرڈ پرنسپل ماڈل کالج، اسلام آباد) نے پڑھایا۔ دو بیٹوں کے علاوہ تین بیٹیاں اُنہوں نے پیچھے چھوڑیں۔ اللہ پس ماندگان کو صبر جمیل دے اور مشن کو جاری رکھنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے رکھے۔

ہمارے علمائے کرام اور اساتذہ حضرات کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارا اکثر وقت بے مصرف گزرتا ہے حالانکہ اللہ نے سچ فرمایا: "زمانے کی قسم، انسان یقیناً گھاٹے میں ہے سوائے ایمان، اعمال صالح بجالانے اور حق وصبر کی وصیت کرنے والوں کے۔"

یہی ہے عبادت یہی دیں ایماں
کہ کام آوے دنیا میں انساں کے انساں

میں اسی لئے مسلماں میں اسی لیے نمازی
میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ